سوال

(467)الیکشن کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الیکشن کی شرعی حیثیت کیا ہے ،،جماعتی اختلافات ختم کرنے کےلئے الیکشن یاانتخاب کا شرعی طریقہ کیا ہے ، کیاالیکشن کمیشن میں سے بعض حضرات کابینہ کے ارکان منتخب ہوسکتے ہیں ؟ قرآن وحدیث کے مطابق جواب دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ موجودالیکشن ،جمہوریت کی پیداوارہیں ہاں ، اگر سنجیدہ فکر اور درددل رکھنے والے حضرات باہمی سر جوڑ کر بیٹھیں اور ہچکولے کھانے والی ناؤکو ساحل سمندر سے ہم کنار کرنے کےلئے کوئی لائحہ عمل تیار کریں تواسلام میں اس کی گنجائش موجود ہے کیونکہ اس میں سربراہ مملکت کے انتخاب کےلئے کوئی لگا بندھا قاعدہ مقرر نہیں ہے ، بلکہ حالات وظروف کے پیش نظر اس میں توسیع کو برقرار رکھا ہے ۔ لیکن ہمارے ہاں نہ توامیدوار کی اہلیت کو دیکھا جاتا ہے اور ووٹر حضرات کے صاحب شعور ہونے کا خیال رکھا جاتا ہے ۔ بلکہ دولت کے بل بوتے ، دھونس دھاندلی کے ذریعے جوچاہتا ہے عوام کا نمایندہ بن کر سامنے آدھمکتا ہے ، اس سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں وہ ہمارے سامنے ہیں ، یعنی گلی کوچوں کا کوڑاکرکٹ اسمبلی میں پہنچ جاتا ہے ۔ ہمارے نزدیک اگر الیکشن کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہ ہوتوامیدوار کم ازکم ایسا ہونا چاہیے جوفرائض کا پابند ہو، کبائر سے گریزاں اور جس کا ماضی داغ دار نہ ہو، اسی طرح ووٹر کےلئے بھی ضروری ہے کہ وہ صاحب شعور اور کھرے کھوٹے کی تمیز کرسکتا ہو۔ کسی کو نمایندہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے متعلق اس قدر لیاقت ، معاملات کو سلجھانے اور اختلافات کو نمٹانے کی صلاحیت رکھنے کی گواہی دینا ہے ۔ اس لئے گواہی دینے والے کےلئے ضروری ہے کہ وہ اچھے برے کے درمیان تمیز کرسکتا ہواور امیدوار کے کردار کواچھی طرح جانتا ہواگر ان باتوں کا خیال نہ رکھا گیا توفرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کہ ''جب معاملات کی بھاگ دوڑنالائقوں کے سپرد کردی جائے توقیامت کا انتظار کرنا ۔''

صورت مسئولہ میں اختلافات کو نمٹانے کےلئے ضروری ہے کہ صاحب بصیرت اور گہری سوچ وبچار رکھنے والے حضرات اکٹھے ہوکر کسی ایک جہاں دیدہ کواپنا امیر منتخب کرلیں اوروہ امیر اپنی صوابدید کے مطابق کمیٹی تشکیل دے اورپھر اس مجلس شوریٰ کے مشورہ سے ،جماعتی امور کو چلایا جائے ، اگر کمیشن نے اپنے میں سے ہی کسی کو منتخب کرنا ہے اور یہ بات پہلے سے طے شدہ ہے توکمیشن میں سے کسی کا انتخاب کیا جاسکتا ہے ۔ جیساکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی تھی کہ ان میں کسی کو باہمی مشورہ سے منتخب کرلیا جائے ۔ اگر پہلے سے طے شدہ نہیں ہے توپھر کمیشن کے علاوہ کسی اور ساتھی کواس ذمہ داری کا اہل قرار دیا جائے ۔ بہرحال دور حاضر میں یہ مسئلہ بڑی نازک صورت حال سے دوچار ہے ، اس لئے نہایت بصیرت کے ساتھ اس سے نمٹنا ہوگا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 458